احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

13-اپریل 1998ء

روزنامہ
الفضل
ربوہ
خطبہ نمبر 9
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

پیر 13 اپریل 1998ء 15 ذی الحجہ 1418ھ 13 شہادت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 77

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو زبان بھی شر سے خالی ہوگی

اللہ تعالیٰ کے احکام نورانی دعوت ہیں۔ اسے خوشی سے قبول کرو

ہر کام میں اللہ کی رضا پر نظر رکھو۔ اللہ خوش ہو تو سب ٹھیک ہو جاتا ہے

بیت الفضل لندن میں 10۔اپریل 1998ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے فرمودہ خطبہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن 10۔اپریل 1998ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آج یہاں بیت الفضل میں جمعہ پڑھایا اور خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کے حوالے سے اپنا محاسبہ کرنے کے بارے میں اہم نصائح فرمائیں۔

حضرت صاحب کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے بیت الفضل لندن سے براہ راست نشر کیا۔ آج جن دیگر پانچ زبانوں میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا وہ یہ ہیں۔ انگلش' عربی' بنگالی' جرمن اور ترکی زبان۔

حضرت صاحب نے اللہ تعالیٰ کے ارشادات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے اللہ کی کلّی ملکیت ہے اس لئے جزا سزا کے معاملے میں اس سے کوئی سوال نہیں ہو سکتا۔ وہ ہر چیز پر نظر رکھتا ہے اس لئے حقیقت حال کے ہر پہلو سے محاسبہ کرے گا۔ جسے چاہے گا بخشے گا جسے چاہے گا سزا دے گا۔ اگر اپنے محاسبے میں کوئی شخص سچا ہو گا تو اس سے نرمی کرے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اپنا محاسبہ خود کر لو۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ سچے محاسبے کا آسان طریق یہ بیان فرمادیا کہ اپنی زبان پر قابو رکھو۔ اگر دل جھوٹا ہے تو زبان بھی جھوٹی ہوگی۔ زبان کے علاوہ دیگر اعضاء کو بھی شر سے خالی کرنا ہوگا۔ دل ہے۔ دل میں نیتیں پلتی ہیں۔ شرک کی نیت ہو تو سارا وجود شرک سے بھر جائے گا۔ نور ہو یا اندھیرا پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے پھر رفتہ رفتہ سارے بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا دل کو ٹٹولتے رہو جس طرح پان کھانے والا پان کو پھیر کر ردی حصے الگ کرتا رہتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ انسان کے اندر بہت سی بد عادات ہوتی ہیں یہ مخفی طور پر انسان کے اندر راہ پا جاتی ہیں اس لئے جس خیال یا عادت کو ردی پاؤ اس کو نکال باہر پھینکو ورنہ تم خود کاٹے جاؤ گے۔

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ کلام الٰہی میں پانچ سو حکم ہیں۔ ہر حکم پر عمل کرو۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا یہ گویا 500 ڈشیں ہیں ہر حکم کا ہمارے کسی فائدہ سے تعلق ہے۔ 500 ڈشوں کی یہ دعوت ہر عضو کے لئے قوت فراہم کرتی ہے۔ جن باتوں کو ہم پابندیاں سمجھ رہے ہیں وہ تو پُر لذت دستر خوان ہے۔ جس حصہ سے بھی ہم کھائیں گے وہ ہماری استعدادوں کو ترقی دے گا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ اگر انسان بے باکی سے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے تو اس کا مواخذہ ہوگا۔

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی کے ساتھ کلام الٰہی کا جوا اپنی گردن پر اٹھاؤ۔ دین العجائز کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ ایسی بڑی بوڑھیاں جو سادہ دل ہوتی ہیں جن کے اندر کوئی شر نہیں ہوتا۔ ان کو جو بات کہو مان لیتی ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ شریر ہلاک ہوگا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا اصل بدی سرکشی ہے۔ اللہ سے مدد مانگنی چاہئے۔ اللہ ہمیں سرکشی سے بچائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا دیکھو ان 500 احکام کی کتنی اہمیت ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے ہمیں اللہ کی راہ کیسی عمدگی سے دکھادی۔ ایک ایک قدم اور ایک ایک ٹھوکر سے آگاہ کردیا۔ اگر ہم اب بھی فائدہ نہ اٹھائیں تو یہ ہماری بد قسمتی ہوگی۔ حضرت امام جماعت نے فرمایا کہ ہر کام میں اللہ کی رضا پر نظر رکھو۔ اللہ خوش ہو تو سب ٹھیک ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ سب باتیں کیسے حاصل ہوں گی؟ یہ سب باتیں دعاؤں سے حاصل ہوں گی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ ہم دعاؤں کی ہواؤں کے رخ پر چل رہے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ میں تو ہمیشہ دعا کرتا ہوں۔ تمہیں بھی چاہئے کہ ہمیشہ دعا کرو۔ نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہوگی تو اللہ خود حفاظت کرے گا۔ اگر ایک گھر میں ایک بھی بلند دینی معیار کا شخص ہے تو وہ گھر بچایا جائے گا۔ اگر کمزوریاں ہیں اور بغاوت نہیں تو ایسا شخص بچایا جائے گا۔ یہ باغیانہ خیالات ہیں جو غرق کردیتے ہیں۔

رپورٹ مجلس مشاورت 1998ء

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر' صدر انجمن احمدیہ نے صدارت کی

جماعت احمدیہ پاکستان کی 79ویں مجلس مشاورت مرکز سلسلہ ربوہ میں 27'28'29 مارچ 1998ء کو منعقد ہوئی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر' صدر انجمن احمدیہ نے مشاورت کے اجلاسوں کی صدارت فرمائی۔

مجلس مشاورت کا آغاز 27 مارچ کو جمعہ کے روز پونے چار بجے سہ پہر ایوان محمود ربوہ میں ہوا۔ تلاوت کے بعد صدر مجلس مشاورت محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے افتتاحی خطاب فرمایا اور جملہ نمائندگان شوریٰ کو یہ ایام دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارنے کی تلقین کی۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین مشورہ دینے کی توفیق عطا کرے۔

صدارتی خطاب اور دعا کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ کارروائی چلانے میں معاونت کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ پہلے روز کی کارروائی میں مجلس مشاورت کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹیوں کا تقرر کیا جاتا ہے۔ ان سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد ان کے صدر اور سیکرٹریوں کا اعلان کیا گیا۔ اور یہ بتایا گیا کہ فلاں جگہ پر ان کے اجلاسات ہوں گے۔ اس کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اگلے روز صبح 10 بجے دوسرے روز کے اجلاس کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ جس کے بعد صدر مجلس مشاورت نے دعا کرائی۔ پہلے روز کی کارروائی میں شوریٰ سال گزشتہ کے فیصلہ جات کی تعمیل کی رپورٹیں ناظر اشاعت' وکیل وقف نو اور ناظر اصلاح و ارشاد' نے پیش کیں۔ جس کے بعد سیکرٹری مجلس مشاورت نے وہ تجاویز پیش کیں جو اس سال پیش ہونے کے لئے منظور نہیں ہوئیں۔ بعد ازاں سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور شروع ہوا۔ یہ سلسلہ اس روز کے دوسرے اجلاس اور پھر تیسرے روز یعنی 29 مارچ 1998ء کو جاری رہا۔ اس دوران جن جماعتی شخصیات کو صدر مجلس مشاورت کی معاونت کرنے کا موقع ملا وہ یہ ہیں۔ محترم مجیب الرحمان صاحب امیر ضلع راولپنڈی' محترم مظفر احمد صاحب فیصل آباد صدر مجلس وقف جدید' محترم خواجہ سرفراز صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ۔

جملہ اراکین مجلس مشاورت سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہونے کے بعد اور احباب کی آراء سننے کے بعد اس سب کمیٹی کی رپورٹ کو پاس یا مسترد کرنے کی سفارش کرتے۔ یہ سفارشات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی خدمت میں بھجوائی جائیں گی اور حضرت صاحب کی منظوری سے ان پر عمل درآمد شروع کردیا جائے گا۔

مشاورت کے آخری روز مشاورت کی کارروائی ختم ہونے کے بعد صدر مجلس مشاورت نے مجالس انصار اللہ' خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے مقابلوں میں پوزیشنیں حاصل کرنے والی مجالس کو علم ہائے انعامی اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی راہ میں خرچ کرنا سوائے اپنی ذات کے کسی پر احسان نہیں
جتنا تمہیں تقویٰ بڑھانے کی توفیق ملے گی
اتنا ہی انفاق فی سبیل اللہ تمہارے لئے بہتر ہوتا چلا جائے گا
تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 31- اکتوبر 1997ء بمطابق 31 اخاء 1376 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا۔(-)

آج چونکہ تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ اس لئے میں نے یہ (-) جو مالی قربانی سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہیں۔(-) ایک بہت ہی پیارا انداز ہے خطاب کا، ہر انداز ہی (کلام الٰہی) کا پیارا ہے، اور اس میں ایک ایسی نرمی اور لوچ پایا جاتا ہے جو دوسرے خطابات میں نسبتاً کم ملتا ہے۔ (-) **اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جتنی بھی تمہیں توفیق ہے۔** بہت ہی پیارا انداز ہے خطاب کا (ایمان والوں) سے توقع ہے وہ تقویٰ اختیار کریں گے۔ تقویٰ کے بہت بلند مقامات ہیں جنہیں طے کرنا ہے تو آخری مقام کی طرف اشارہ کئے بغیر آغاز سے آخر تک تمام مقامات کی طرف اشارے کر دئے۔ تم میں جتنی بھی توفیق ہے تقویٰ کی۔ تقویٰ اختیار کرو اور اس میں ایک یہ بھی نصیحت ہے کہ تقویٰ کی توفیق ڈھونڈتے رہو۔ یہ بہت ہی اہم مضمون کا حصہ ہے جسے ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہئے۔(-) اپنی توفیق کے مطابق جہاں تک کر سکتے ہو کرتے چلے جاؤ۔ اور تقویٰ، تقویٰ کی استطاعت بڑھاتا ہے۔ تو اس پہلو سے (-) کا مطلب یہ بنے گا کہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی جہاں تک توفیق ہے وہ تقویٰ اختیار کرو اور تمہارا تقویٰ تمہاری توفیق بڑھاتا رہے گا۔ جب تک تم اسے کھینچ کر اپنی توفیق کے انتہاء تک پہنچاؤ گے تو اس وقت تمہیں اور توفیق ملتی چلی جائے گی۔ اور یہ ایک ایسا حقیقی مضمون ہے کہ جسے تمام خدا تعالیٰ کے سلوک کی راہیں طے کرنے والے جانتے ہیں۔ **ہمیشہ ہر نیکی نیکیوں کی توفیق کو بڑھاتی ہے۔** پس (-) جو نسبتاً کمزور تقویٰ والے ہیں ان کی بھی ہمت افزائی فرما دی اور بڑے پیار سے سمجھایا کہ جتنی توفیق ہے کرتے چلے جاؤ لیکن راز کی بات یہ ہے کہ توفیق کے مطابق کرو گے تو تمہاری توفیق ضرور بڑھائی جائے گی۔

(-) سیدھا سا کام ہے۔ تقویٰ کا آغاز سمع اور اطاعت سے ہوتا ہے۔ جو کچھ سنتے ہو اس کی طاعت کرتے رہو کوئی اتنا مشکل کام نہیں۔(-) اور انفاق کرو یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے اپنے لئے بہتر ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں خرچ کرنا کسی پر احسان نہیں ہے سوائے اپنی ذات کے۔ اور بہتر کن کن معنوں میں ہے۔ وہ سب معانی تقویٰ سے طے ہوں گے۔ جتنا تمہیں تقویٰ بڑھانے کی توفیق ملے گی اتنا ہی تمہارے لئے انفاق فی سبیل اللہ بہتر ہوتا چلا جائے گا۔

(-) بات دراصل یہ ہے کہ (-) انداز کہنے کا یہ ہے کہ بات تو دراصل یہ ہے کہ جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے (-) پس وہی ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ انسان کے نفس کا بخل انسان کے خلاف ہے۔ اور جتنا یہ بخل بڑھے اتنا ہی انسان کے لئے مضر اور نقصان دہ ثابت ہوتا ہے پس (-) دراصل تقویٰ کا ایک پھل بیان فرما دیا گیا کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے (-) تمہارے نفسوں کے لئے بہتر ہو گا جس کا پہلا پھل یہ ملے گا (-) تم اپنے نفس کی خساستوں سے بچا لئے جاؤ گے۔ اور تقویٰ کے ساتھ جو خرچ ہوتا ہے اس میں ہمیشہ انسان اپنے نفس کی خساستوں سے بچایا جاتا ہے۔ نفس کی خساست، نفس کا بخل جو خدا کی راہ میں حائل ہو جائے وہ اپنی راہ میں بھی حائل ہو جایا کرتا ہے۔ اور اکثر یہ بخل کرنے والے سوچتے نہیں کہ وہ جو کچھ بھی بچا کے رکھتے ہیں وہ ان کی موت کے بعد اس دنیا میں پڑا رہ جاتا ہے۔ اور یہ بخل ان کو اس حد تک اپنی کمائی سے محروم کر دیتا ہے کہ ایسے بھی ہیں جو کروڑوں کماتے ہیں اور بینکوں میں داخل کرتے چلے جاتے ہیں اور اپنی ذات پہ خرچ کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ نہایت گندے کپڑے پہنے ہوں گے۔ بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں جو گندے کپڑے بھی پہنتے ہیں ان کو صاف کپڑے پہننے کی توفیق نہیں ملتی۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی ذات کو تو سجا کے رکھتے ہیں مگر جو اموال ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتے ہیں ان سے جیسا استفادہ کرنے کا حق تھا ویسا استفادہ نہیں کر سکتے۔ اپنے پیسے پر ہاتھ ڈالتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔(-) یعنی نفس کی ایسی بخیلی جو خود تمہاری راہ میں حائل ہے، تمہیں توفیق ہی نہیں عطا کر رہی کہ اپنے پیسے سے خود ہی استفادہ کر سکو۔ تو پہلا پھل اس کا انسان کے لئے یہ ہو گا (-) تمہارے لئے بہتر ہو گا۔ **جب بھی خدا کی راہ میں ہاتھ کھولو گے تو تمہیں خرچ کا سلیقہ آئے گا۔** اور جو خدا کی خاطر اپنا ہاتھ کھولتے ہیں ان کو علم نہیں کہ بعد میں خدا ان کو خود بتاتا ہے کہ اپنے اہل پر بھی خرچ کرو، اپنے گردو پیش پر بھی خرچ کرو، اپنے دوستوں پر، غرضیکہ خدا کی خاطر خرچ کرنے والے خدا ہی سے اپنے لئے خرچ کے طریقے بھی معلوم کرتے ہیں، خدا کی تعلیم ہی سے جانتے ہیں یا یہ علم رکھتے ہیں کہ ان کو کس کس جگہ کس طرح خرچ کرنا چاہئے اور یہ مضمون بہت وسیع ہے۔(-) وہ مفلحون ہوتے ہیں۔ فلاح پانے والے لوگ ہیں اور جو فلاح پانے والا ہے اس کا ہر خرچ بہترین ہو گا۔ ہر قسم کے جھنجھٹ سے نجات پا جائے گا۔ ہر قسم کی دنیا کی ملونیاں اس کو چھوڑ دیں گی اور اسے رہنے کا سلیقہ آجائے گا۔ پس پہلا اجر تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا اس طرح بیان ہوا کہ گویا سب کچھ یہی ہے تمہیں ساتھ کے ساتھ اس کا پھل ملتا چلا جائے گا لیکن ابھی آغاز ہے۔ مفلحون کی تعریف ابھی اور آنے والی ہے۔ جب اس کو آپ پڑھیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے انعامات کا جو اللہ کی خاطر خرچ کرنے سے شروع ہو جاتے ہیں۔

(-) خرچ کرو جتنا چاہتے ہو۔ اس کی ایک فلاح تو تم فوراً اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے اور تمہارے لئے تمہارا اپنا روپیہ بہت بہتر ثابت ہو گا اور تمہیں اس کے مفید اخراجات کا علم ہو گا لیکن صرف یہیں بات ختم نہیں ہو گی (-) اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ تمہارے لئے اس کو بڑھائے گا۔ اور اس کے علاوہ (-) وہ بخشش بھی ساتھ ہی فرما دے گا۔ اب گناہوں سے بچنے کے لئے بخشش ضروری ہے۔ اگر پہلے گناہوں کی بخشش نہ ہو تو آئندہ گناہوں سے بچنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ پس (کلام الٰہی) جس مضمون کو آگے بڑھاتا ہے ایسے لطیف انداز میں آگے بڑھاتا ہے کہ دل و دماغ روشن ہوتے چلے جاتے ہیں۔

"اللہ کو قرضہ دو" اس کا پہلے بھی ایک مفہوم بیان کر چکا ہوں وہ ایسا اہم ہے کہ اسے پھر بیان کرنا ضروری ہے تا وقتاً فوقتاً جماعت کو یاد دہانی ہوتی رہے۔ قرضہ حسنہ جب انسان دیتا ہے اگر اس کے مقابل پر زیادہ کی توقع نہ ہو تو پھر قرضہ حسنہ بنتا ہے۔ **جس کو بھی آپ قرضہ حسنہ دیتے ہیں وہ قرضہ حسنہ کہلا ہی نہیں سکتا اگر اس قرضے کے مقابل پر زیادہ کی توقع رکھی جائے۔ جہاں زیادہ کی توقع ہوئی وہاں قرضہ حسنہ ختم ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم جو کچھ تمہیں دیں گے اپنی طرف سے دیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ تمہارے**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفس میں حرص نہ ہو کہ یہ دینے سے مجھے کچھ زیادہ ملے گا۔ اگر اس غرض سے دو کہ خدا کے حضور ایک تحفہ پیش کر رہے ہو ایسا قرضہ حسنہ جیسے انسان اپنے عزیزوں کو دیتا ہے اور اس میں ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے کہ جب توفیق ہو گی جتنی توفیق ہو گی واپس کر دینا لیکن قربانی ہوتی ہے حرص نہیں ہوتی۔ جب بھی کوئی انسان کسی کو روپیہ دے تو لازم ہے کہ وہ جانتا ہے کہ میرے روپے کی قیمت گھٹنی شروع ہو گئی ہے وقت کے ساتھ ساتھ وہ کم ہوتا چلا جائے گا۔ جانتا ہے کہ اگر میں اسے کسی اور مصرف پہ لگاتا، تجارت میں استعمال کرتا تو اس روپے نے بڑھ جانا تھا تو قرضہ حسنہ دینے والا ہمیشہ ایک قربانی کی روح کے ساتھ قرضہ حسنہ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تمہیں اسی نیت سے دینا چاہئے کیونکہ خدا کو قرضہ حسنہ کے سوا اور دے کیا سکتے ہو۔ جس نے تمہیں سب کچھ خود دیا ہے۔(-) اسی سے خرچ کرتے ہیں جو ہم انہیں عطا کرتے ہیں۔ تو اب اس پر جو قرض دیا جائے، جو پیش کیا جائے اس پر شرط نہیں لگ سکتی۔ جان بھی دے دو تو اسی کی دی ہوئی ہے۔ پس قرضہ حسنہ کے سوا کچھ ہو نہیں سکتا۔ جتنا اس نے دیا اس میں سے کچھ مانگا اگر وہ تم دے دو تو اس کے لطف و احسان کے متمنی تو ہو سکتے ہو لیکن شرط کوئی نہیں لگ سکتی۔ جو دیا محض حق کے طور پر دیا، حق ادا کرنے کی کوشش کے طور پر دیا۔ روپیہ جو آپ کی طرف سے خدا کی سمت میں روانہ ہوتا ہے، اس کی روانگی کا انداز بیان فرمایا گیا ہے، آپ کی طرف سے روپیہ خدا کی سمت اس طرح روانہ ہو کہ کوئی اس میں شرط نہ ہو، صرف ایک تمنا ہو کہ جس نے اتنا دیا ہے اسی کو کچھ ہم پیش کر دیں اور وہ قبول فرما لے۔ یہ قرضہ حسنہ ہے۔

اور حضرت (امام جماعت الثانی) نے "حسن" لفظ سے ایک اور معنے بھی لئے ہیں۔ حسن اچھی چیز کو کہتے ہیں فرمایا اپنے مال میں سے اچھا حصہ ہے وہ کاٹ کے دو۔ یہ معنے بھی بہت خوب ہیں کیونکہ (کلام الٰہی) دوسری جگہ خدا کے حضور پیش کرنے والے روپے کے متعلق واضح طور پر فرما رہا ہے کہ وہ بہترین ہونا چاہئے، جب تک تمہارے مال کا بہترین حصہ نہ ہو وہ قبول نہیں کر سکتا۔ پس جب بھی تم قرضہ حسنہ خدا کے حضور پیش کرو حسنہ تب بنے گا جیسا کہ حضرت (امام جماعت الثانی) نے (-) صغیر میں لکھا ہے جب تمہارے مال کا وہ بہترین حصہ ہو گا۔ اس صورت میں محض روپیہ پیش نظر نہیں رہنا چاہئے کہ روپیہ تو ہر انسان کا بہترین حصہ ہی ہوتا ہے، اس کے مال کی ایسی شکل ہے جسے جب چاہیں جس طرح چاہیں بدل لیں۔ **تو قرضہ حسنہ کے اندر اور بھی بہت سی باتیں داخل ہو جائیں گی۔ یعنی محض خدا کی خاطر چند روپے پیش کرنا پیش نظر نہ رہے بلکہ خدا تعالیٰ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے اس میں سے بہترین حصہ اس کے حضور پیش کر دو۔** یہ قرضہ حسنہ کی وسیع تعریف بن جاتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ اس دماغ کے بہترین استعمال کو خدا کی خاطر رکھو۔ اب یہ چھوٹی سی بات ہے لیکن اگر اس کو اپنی زندگی پر آپ پھیلا کر دیکھیں تو بہت وسیع ہو جائے گی۔ انسان اکثر اپنے دماغ کے بہترین حصے کو اپنے کاموں کے لئے بچا کر رکھتا ہے اور تھکے ہوئے ذہن کے کچھ حصے کو خدا کی خاطر دین کے کاموں میں پیش کر دیا کرتا ہے یہ قرضہ حسنہ نہیں ہے قرضہ حسنہ یہ ہے کہ دماغ کی اعلیٰ صلاحیتوں کو جو کچھ بھی تم ان سے حاصل کر سکتے ہو پہلے خدا کے دین کے حضور پیش کر دو اور پھر جو تمہاری صلاحیتیں ہیں اللہ ان کو جلاء بخشے گا۔ جو بچی ہوئی صلاحیتیں ہیں ان میں خدا تعالیٰ اضافہ فرمائے گا، ان کو مزید تقویت عطا فرمائے گا۔ اسی طرح بعض لوگ کپڑے پیش کرتے ہیں خدا کی خاطر، پھٹے پرانے بوسیدہ کپڑے وہ اپنی طرف سے خدا کی خاطر پیش کر رہے ہوتے ہیں لیکن وہ خدا کی خاطر نہیں ہوتے۔ اگر کوئی آپ کو کچھ کپڑے دے اور کہے مجھے واپس کر دو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ ان میں سے گندے چن کے واپس کریں۔ اس لئے نام خدا کا ہے دیتے اس بے چارے کو ہیں جس کو آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی حیثیت مجھ سے کم ہے اس کو جھوٹے گندے بدبودار کپڑے بھی دئے جائیں تو وہ خوش ہو کے قبول کر لے گا اس کے پاس چارہ کوئی نہیں۔ مگر اللہ کو تو ان کپڑوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تو قرضہ حسنہ میں وہ کپڑے شامل ہوں گے جو آپ کو اچھے دکھائی دیں اور اچھے چن چن کے خدا کے حضور پیش کریں تو یہ قرضہ حسنہ ہے۔ گندے کپڑوں کی نہ غریب کو حاجت ہے نہ اللہ کو حاجت ہے مگر اچھا کپڑا نکالتے وقت جو آپ کے دل میں بشاشت پیدا ہو گی وہی اس کا اجر ہے اور ایسی عظیم چیز ہے کہ وہ دل کا شرح صدر، اس کا لطف کہ میں نے ایک بہت اچھی چیز خدا کو دی ہے یہ لطف اپنی ذات میں ایک جزاء ہے اور غریب بیچ میں سے غائب ہو جائے۔ **یہ لطف تبھی ہو گا اگر خدا کو دیں گے۔ خدا کی خاطر غریب کو دیں گے یا خدا کو دیں گے ایک ہی بات ہے۔ تو جب خدا کی خاطر آپ دیں گے تو "حسنہ" پیش کریں گے اور جب خدا کے حضور حسنہ پیش کریں گے تو جو لطف آئے گا اپنے محبوب کو بہترین چیز دینے کا وہ غریب کو پھٹے پرانے کپڑے دینے کا لطف ہو ہی نہیں سکتا، ناممکن ہے۔** پس جزاء ہے تو اس حسنہ کی جزاء ہے۔ حسنہ کے بغیر کوئی جزاء نہیں۔ غرضیکہ اس مضمون کو اپنی ذات پر پھیلا کر دیکھیں تو قرضہ حسنہ جو خدا کے حضور پیش کیا جاتا ہے انہیں طاقتوں سے پیش کیا جاتا ہے جو آپ کو نصیب ہوئی ہیں۔ ان طاقتوں کا بہترین حصہ اللہ کے لئے چن لیں اور اس طرح دیں جیسے تحفے دئے جاتے ہیں۔ جب یہ کریں گے تو پھر اس کا بڑھانا اللہ کی مرضی پر ہے۔ بڑھانا آپ کی شرط نہیں تھی۔ جب بڑھانا شرط ہوئی وہاں قرضہ حسنہ ختم ہو گیا۔ اس طرح دل کو پاک صاف کرنے کی ضرورت ہے، اتنی باریکی سے اپنی قربانیوں کو ٹھکانے لگانے کی ضرورت ہے کہ وہ قربانیاں واقعی خدا تک راہ پا جائیں اور عین ٹھکانے پر بیٹھیں۔ یہ لطیف تجزیے اگر آپ اپنے نفوس کے نہ کریں گے تو بسا اوقات آپ کی قربانیاں ضائع ہو رہی ہوں گی اور آپ کو پتہ نہیں چل رہا ہو گا۔

پس اپنے مال کا سب سے بہترین مصرف یہ ہے کہ اسے بظاہر بے مصرف خرچ کریں۔ بظاہر ان معنوں میں کہ دنیا تو آپ کو پاگل سمجھے گی کہ خدا کو دے رہے ہو نہ لینے کی توقع، نہ زیادہ لینے کی حرص اور اپنا بہترین اس کی راہ میں خرچ کرتے چلے جا رہے ہو۔ دنیا آپ کو اس مصرف میں پاگل سمجھے گی اور پاگل سمجھتی ہے۔ ہمیشہ ایسے لوگوں کو پاگل ہونے کے طعنے دئے جاتے ہیں۔ **مگر اللہ تعالیٰ کے حضور جب اپنی قربانیوں کو پیش کرتے ہیں تو پھر ان اموال کو بڑھانے کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے** جو اجتماعی صورت میں بھی رونما ہوتا ہے اور انفرادی صورت میں بھی رونما ہوتا ہے۔ اب اس کا تذکرہ کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ایک چیز کا تذکرہ کرتا ہے جو اور کسی ذریعے سے انسان کو حاصل نہیں ہو سکتی، مغفرت کا تذکرہ۔

مغفرت ایک ایسی لالچ ہے جو رکھی جا سکتی ہے۔ مغفرت کی توقع رکھنا نامناسب اور ناجائز نہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے ہمت دلانے کی خاطر کہ اپنا مال خرچ کرو کم سے کم کسی چیز کی خاطر خرچ کرو۔ اس کے بغیر انسان کو بہت اعلیٰ تقویٰ کے مقام پر قائم ہونا پڑتا ہے۔ اگر تقویٰ کے بہت اونچے مقام پر قائم نہ ہو تو جو باتیں میں آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں کہ بالکل بے وجہ، بے ضرورت، تحفہ کے طور پر، قربانی کے رنگ میں خدا کی خاطر خرچ کرو، اس کی توفیق بہت کم لوگوں کو ملتی ہے۔ ہمیشہ جب وہ اپنے روپے سے علیحدہ ہوتے ہیں یا اپنے آرام سے علیحدہ ہوتے ہیں، اپنی مرغوب چیزوں سے علیحدہ ہوتے ہیں تو طبعی بات ہے کہ جو تقویٰ کے نسبتاً ادنیٰ مقام پر فائز ہیں وہ کچھ نہ کچھ اجر تو فوری طور پر چاہتے ہیں اور اگر کہیں نہیں تو یہ جھوٹ ہوتا ہے اپنے نفس کو دھوکہ دینے والی بات ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی وجہ بیان فرما دی جس نے اس راہ کو سب کے لئے آسان فرما دیا۔ فرمایا **مغفرت کی توقع بھی ضرور رکھنا۔ تمہارا خدا کی راہ میں خرچ کرنا تمہارے لئے مغفرت کا موجب بنے گا اور مغفرت ترقی کا پہلا قدم ہے۔** مگر مغفرت عطا ہو جائے تو دنیا میں جتنے بھی آپ نے گناہ کئے، کوتاہیاں کیں، غفلتیں سرزد ہوئیں ان سب کے اوپر خدا کی مغفرت کی چادر پڑ جائے گی، اسے ڈھانپ لے گی۔ پس یہ اتنا عظیم اجر ہے جو قرضہ حسنہ کو قرضہ حسنہ بھی رکھتا ہے اور سودا بھی بنا دیتا ہے۔ مغفرت کا اجر بھی نصیب ہو گیا اور مغفرت کی خواہش کے ساتھ قرض دینا یہ قرضہ حسنہ کو کسی رنگ میں میلا نہیں کرتا، اس کو قرضہ حسنہ کی تعریف سے باہر نہیں نکالتا۔ قرضہ حسنہ پیش کریں اور مغفرت کی توقع رکھیں۔

(-) اللہ شکور اور حلیم ہے۔ جب مغفرت شروع کرتا ہے تو اس کے بعد جتنے بھی انعامات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے وہ اس کے شکور ہونے اور حلیم ہونے سے تعلق رکھتے ہیں۔ تم نے تو ظاہری انعامات کی خاطر قربانی نہیں دی خدا کو خوش کرنے کی خاطر قربانی دی اس کی خوشی کا پھل تمہیں مغفرت کے طور پر نصیب ہوا لیکن یہ آخری پھل نہیں ہے۔(-) اللہ تعالیٰ بہت ہی شکریہ ادا کرنے والا ہے اور بہت حلیم ہے۔ شکریہ کا تو یہ مضمون سمجھ آ گیا کہ قرضہ حسنہ کو قبول کیا اور اس کے پھل دئے لیکن شکریے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ انسان کو جو توفیق ملی ہے قرضہ حسنہ دینے کی یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے شکور ہونے کا اظہار ہے۔ کیونکہ جو کچھ اس نے قبول کیا ہے وہ شکور ہونے کی وجہ سے قبول کرتا ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ اس کی پیشکش میں بہت سے سقم رہ گئے ہوں۔

اب اپنے اوپر آپ اس مضمون کو اطلاق کر کے دیکھ لیجئے۔ وہ غریب آدمی جو آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا ہے تو آپ شکور ہوں گے تو اس کو خوشی سے قبول کریں گے۔ شکور نہیں ہوں گے تو خوشی سے قبول نہیں کریں گے۔ چھوٹی چیز کو چھوٹا دیکھیں گے۔ حقیر سی چیز ہے وہ لے کے ایک طرف پھینک دیں گے کہ پاگل نے کیا چیز دی ہے ہمیں بھی کوئی اس کی ضرورت ہو سکتی تھی۔ یہ سوچ غلط ہے۔ اب ہم میرے واپس آئے ہیں ہماری اردو کلاس کے بچوں نے ان میزبانوں کو جو ان کے اوپر بے شمار خرچ کر چکے تھے اپنی توفیق کے مطابق چھوٹے چھوٹے تحفے دئے ہیں اور قبول کرتے وقت ان کی آنکھوں میں اتنا شکریہ تھا بار بار وہ ان کا شکریہ ادا کر رہے تھے کہ دیکھنے والا حیران ہو جاتا ہے کہ شکریہ کس بات کا۔ تم تو ان پر سینکڑوں پاؤنڈ خرچ کر چکے ہو اور دو چار پاؤنڈ کی چیز لے کر تم شکریہ ادا کر رہے ہو۔ یہ مضمون انسانی تعلقات میں بھی کھل جاتا ہے۔ وہ واقعتاً مشکور تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ان بچوں نے اپنی توفیق کے مطابق اپنے تھوڑے پیسوں میں سے کچھ نہ کچھ ڈالا۔ ان کو خیال آیا کہ ہماری مہمان نوازی کا شکریہ ادا کریں اور اس خیال نے ان کے شکریہ کی قیمت بڑھا دی۔ اب وہ جو اس شکریہ کو قبول کر رہا ہے وہ شکور ہے ورنہ ایک طرف پھینک سکتا تھا کہ پاگلو تم پر تو میں بہت زیادہ خرچ کر چکا ہوں مجھے کیا تحفہ دے رہے ہو۔ لیکن شکور ہونے کی حیثیت سے اس نے اس ٹیم کی بہت عزت افزائی کی' سر آنکھوں پہ لگایا کہ اتنا زیادہ آپ نے تکلف کیا' اتنا زیادہ خیال رکھا اس کو تو ہم خاص جگہ سجائیں گے ہمیشہ یہ آپ کی یاد دلائے گا۔

یہ انسان کا شکور ہونا ہے۔ اب بتائیں کہ خدا جب شکور ہو گا تو کیا کرے گا۔ اس کی تو حدوں کا اندازہ بھی نہیں ہو سکتا۔ سب سے پہلے ہمارے غریبانہ تحفے کو قبول کرنا اس کے شکور ہونے کی علامت ہے۔ اگر وہ شکور نہ ہوتا تو ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہیں تھی۔ اور اسی لئے تمام قربانیاں قبول کی جاتی ہیں کہ **اللہ شکور ہے جب قبول کر لیتا ہے تو شکور کے دوسرے معنوں کا آغاز ہوتا ہے پھر وہ اس کی جزاء دینا شروع کر دیتا ہے۔ جو توفیق اس نے عطا فرمائی تھی اس کی جزاء کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے** اور حلیم اس میں ایک نئے معنے پید کر رہا ہے۔ مغفرت جو ہو چکی اس کا تعلق تو غفور رحیم سے تھا یہ شکور کے بعد حلیم کا کیا ذکر ہے۔ اس پر اگر غور کریں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ کتنا عظیم مضمون بیان ہوا ہے اور کتنا مربوط مضمون ہے جو اس پہلے حصے سے ایک گہرا تعلق رکھتا ہے۔ حلیم سے مراد یہ ہے کہ آئندہ بھی تم سے غفلتیں ہوا کریں گی اور یہ اللہ کا حلم ہے جو ان کو برداشت کرے گا۔ پہلی مغفرت تو ہو گئی لیکن آئندہ بھی تو گناہ سرزد ہونے ہیں۔ تم نہ بھی چاہو تو پھر بھی ہو جائیں گے۔ تو تمہاری مالی قربانی کی جزاء اتنی بڑی مل رہی ہے کہ وہ شکور اس کو بہت بڑھا بڑھا کے تمہیں واپس کر رہا ہے اور مغفرت کا جو سلوک فرمایا تھا اس کو جاری رکھنے کا وعدہ کرتا ہے۔ یعنی ایسی مغفرت نہیں جو ہوئی اور ختم ہو گئی بلکہ وہ لامتناہی مغفرت ہے جو حلیم کے سوا کسی اور سے ادا ہو ہی نہیں سکتی۔ حلیم ہو گا تو جاری مغفرت کا وعدہ کرے گا۔ حلیم نہیں ہو گا تو جاری مغفرت کا وعدہ نہیں کر سکتا۔

(-) وہ غیب کا علم رکھنے والا ہے اور شہادت کو بھی جانتا ہے۔ اس کے حضور جو تم پیش کرو گے اس سے کوئی دھوکہ نہیں ہو سکتا۔ تمہاری باریک باریک نیتوں کے فرقوں کو بھی وہ جانتا ہے۔ ان ارادوں سے بھی باخبر ہے جن ارادوں کے ساتھ تم کچھ قربانی پیش کرتے ہو۔ بسا اوقات یہ ارادے دنیا کو دکھانے کے ہوا کرتے ہیں۔ بڑی بڑی قربانیاں بعض لوگ پیش کرتے ہیں اس وقت جب وہ قربانیاں دکھائی دے رہی ہوں۔ جب وہ دکھائی نہ دیں تو قربانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ تو عالم الغیب سے یہ مراد ہے کہ تم خدا سے تو کچھ چھپا نہیں سکو گے۔ یہ سارے مضامین پہلے بیان ہو چکے ہیں ان مضامین پر گہری نظر رکھ کر بعینہٖ ان کے مطابق جزاء دینا یہ عالم الغیب کا کام ہو سکتا ہے ورنہ اپنے منہ سے تو انسان اپنی باتوں کی تعریف کیا ہی کرتا ہے۔ بڑے چرب زبان بڑی بڑی باتیں بنا کر تحفے پیش کر رہے ہوتے ہیں اور ارد گرد بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں کون دیکھ رہا ہے اور کون سن رہا ہے۔ لیکن اللہ کے حضور جو تحفے پیش کریں گے وہ علیحدگی میں کئے جائیں یا دنیا کے سامنے پیش کئے جائیں' اگر یہ شرطیں موجود ہیں جو بیان کی گئی ہیں تو وہ عالم الغیب ہے اس کو پتہ چل جائے گا تمہیں کسی تردد کی کوئی ضرورت نہیں۔ **لیکن یہ بھی یاد رکھنا کہ اگر مخفی نیتیں کچھ اور ہوں گی اور قرضہ حسنہ کے تقاضوں کے خلاف ہوں گی تو یہ سارا قرضہ حسنہ ردّ کر دیا جائے گا** اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ (-) اور شہادت پر بھی اس کی نظر ہے۔ غیب کی نیتیں اگر انسان کی بہت اونچی اور بلند مرتبہ نیتیں بھی ہوں جب تک وہ شہادت میں نہیں اچھلیں گی ان کی صداقت کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ کئی دفعہ انسان دل میں ارادے باندھتا ہے کہ اللہ میاں میں یہ کروں اور وہ کروں گا مجھے یہ عطا کر تو یہ ایسا ہو گا۔ لیکن جب شہادت کا وقت آتا ہے تو یہ لوگ پیچھے بھی ہٹ جاتے ہیں۔ وہ کچھ وعدے کیا کرتے ہیں غیب میں ان کو پورا نہیں کرتے تو انفاق فی سبیل اللہ کے ساتھ ان باتوں کا گہرا تعلق ہے۔ کئی دفعہ انسان یہ کہتا ہے اچھا یہ ہو گا تو میں یہ دوں گا اور اس پر لوگوں نے لطیفے بھی بنا رکھے ہیں کہ کسی شخص نے اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا کہ اگر تو میرا کام بنا دے تو میں اتنی بکریاں تجھے دوں گا۔ پھر وہ کام بن گیا تھوڑا سا تو اس نے کہا کہ بکریاں تو نے کیا کرنی ہیں میں ایک دن کا دودھ دے دوں گا۔ پھر وہ اور آگے بڑھا اس کا کام ہو گیا تو اس نے کہا تو تو دودھ پیتا نہیں لوگوں نے ہی پینا ہے نا تو وعدہ ہی میرا غلط تھا۔ جو ہو گیا بس کافی ہے مجھے میری نیک نیتی کی جزاء دے یہ میرا دل چاہتا تھا۔ تو یہ (-) مضمون بھی بیان ہو جاتا ہے۔ جب نیت اچھل کر ایک عمل میں تبدیل ہوتی ہے' جب نیک ارادے خوبصورت تحفوں میں بدلتے ہیں اس وقت وہ اپنی ذات کی اور اپنے ارادوں کی صداقت کی شہادت دیتے ہیں اور اس وقت عالم الشہادۃ ہے جو اس گواہی کو بھی قبول کرتا ہے اور شہادت یعنی ظاہر میں پوری ہونے والی چیز کو بھی دیکھتا ہے اور اسے قبول فرماتا ہے' خالی نیتوں پر بات نہیں کی جائے گی۔ پس وہ لوگ جو یہ نیتیں رکھتے ہیں کہ خدا ہمیں دے تو ہم یہ کام کریں گے ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو میں نے دیکھا ہے جب خدا دیتا ہے تو پھر وہ کرتے نہیں' وہ بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے (-) یہ مضمون بھی بیان فرما دیا کہ نیتیں ہوں گی مگر جب ظاہر ہوں گی پھر میں دیکھوں گا اور پھر تم بھی دیکھو گے کہ واقعی تم سچے تھے۔

(-) وہ بہت غالب اور عزت والا' طاقتور ہے اور حکیم ہے' ہر بات کی حکمت کو جانتا ہے۔ پس یہ سارے وعدے جو انفاق فی سبیل اللہ سے وابستہ ہیں یہ سارے مضامین جو ان (-) میں بیان ہو گئے ہیں یہ عزیز و حکیم کی باتیں ہیں۔ اور اگر تم اسی طرح ان کو سرانجام دو گے جس طرح کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر کھول دیا ہے تو یاد رکھو کہ خدا کے عزیز ہونے سے عزت پاؤ گے اور اس کے حکیم ہونے سے تمہاری حکمت بڑھے گی اور تم اولوالالباب میں لکھے جاؤ گے۔ جو بھی خدا کی خاطر خرچ کرنے والے ہیں ان کی آخری منزل یہی ہے۔ **میں نے کوئی ایسا نہیں دیکھا جو ان شرائط کو پورا کرتا ہوا خدا کے حضور خرچ کرے اور اسے خدا عزت عطا نہ فرمائے اور اس کی حکمت کو نہ بڑھائے۔** ایسے لوگ بالآخر واقعتاً اولوالالباب میں شامل ہو جاتے ہیں۔ باقی دنیا والے ان کے مقابل پر بے وقوف اور بے معنی دکھائی دینے لگتے ہیں۔

اس سلسلے میں آنحضرت ﷺ نے جو کچھ بیان فرمایا میں وقت کی رعایت کے مطابق ان میں سے کچھ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا اور یہ بخاری کتاب الزکوٰۃ سے روایت ہے۔ حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں' فرمایا **صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی استطاعت ہو۔** "صدقہ دے کر آگ سے بچو" یہ وہ مغفرت والا مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ جو مغفرت فرماتا ہے اگر صدقہ سچا ہو آدھی کھجور بھی ہو تو وہ تمہیں آگ سے بچا لے گا۔ پس آنحضرت ﷺ کی نگاہ لازماً ہمیشہ قرآن کریم پر ہوتی ہے کوئی بھی حدیث ایسی نہیں جس کا مصدر قرآن کریم نہ ہو۔

ایک روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان ہوئی ہے رسالہ قشیریہ سے لی گئی ہے' غالباً زیادہ وقت نہیں تھا آج پرائیویٹ سیکرٹری کے پاس' میں نے ان کو کہا تھا کہ اس مضمون کی حدیثیں لیں تو وہ اس وقت جتنی بھی میسر آسکیں دس پندرہ منٹ کے اندر انہوں نے اکٹھی کی ہیں اس لئے اگر حوالوں میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو احباب درگزر فرمائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت سے قریب ہوتا ہے (-) ہر سخی خدا کے قریب نہیں ہوتا۔ لوگوں کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات ہر سخی لوگوں کے پاس بھی نہیں ہوتا جتنا اس نے دینا ہے لوگ اٹھا لیتے ہیں اور بعد میں اسے گالیاں دیتے چلے جاتے ہیں کہ اتنا کچھ بچا کے رکھا ہوا ہے' دیا کیا ہے آگے سے' کچھ بھی نہیں۔

تو یہ جو حدیث ہے رسول اللہ ﷺ کی یہ بول رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کا کلام ہے۔ اسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے میں آپ کو سمجھایا کرتا ہوں کہ روایات پر اتنا انحصار نہ کیا کریں محمد رسول اللہ ﷺ کا کلام خود بولتا ہے' بلاشبہ پہچانا جاتا ہے کہ یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا کلام ہے۔ فرمایا سخی یعنی وہ سخی جس کو (کلام الٰہی) نے سخی بیان فرمایا ہے اللہ کے قریب ہوتا ہے' لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے۔ اب جو سخی بھی اللہ کے قریب نہ ہو وہ سخی نہیں ہے۔ یہ تعریف منفی صورت میں اس طرح پوری ہوتی ہے۔ جو سخی بیک وقت اللہ کے قریب نہ ہو اور جنت کے قریب نہ ہو اور لوگوں کے قریب نہ ہو وہ سخی نہیں ہے۔ یہ تینوں لازمی شرطیں ہیں کسی کے خدا کی نظر میں سخی ہونے کے لئے' کیونکہ جو خدا کی محبت میں لوگوں پر اس طرح خرچ کرتا ہے کہ ایک ذرہ بھی ان کا شکریہ برداشت نہیں کرتا' چھپ کے دیتا ہے۔ ظاہر بھی دے تو اس انداز میں دیتا ہے کہ ان کی عزت افزائی کرتا ہے۔ ان سے کہتا ہے کہ آپ قبول کرلیں تو ہم پر احسان ہے یہ سخی ہے جو بندوں کے قریب ہوا کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی سخی بندوں کے قریب نہیں ہو سکتا۔ تو دیکھیں خدا تعالیٰ نے (-) کتنا احسان فرمایا کہ اس کے کلام کی تشریح محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی اور ایسی پُر حکمت' اتنی گہری تشریح ہے کہ ذہن کے آخری کنارے تک سیراب کرتی چلی جارہی ہے۔

فرمایا اس کے برعکس' بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے' لوگوں سے بھی دور ہوتا ہے اور جنت سے بھی دور ہوتا ہے۔ اس تعریف کے بعد اب کون چاہے گا کہ اس کا خرچ آنحضرت ﷺ کی اس تعریف کے مطابق اسے اللہ کے قریب' لوگوں کے قریب اور جنت کے قریب کرنے والا نہ ہو۔ لازماً ہر ایک اپنے خرچ پر نظر رکھے گا اور یہی چاہے گا کہ اس کا بہترین اجر حاصل کرے۔ فرمایا "ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے' ان پڑھ سخی یعنی ان معنوں میں سخی ایک بخیل عابد سے خدا کے زیادہ قریب ہے۔ بظاہر عبادت انسانی زندگی کا مقصد ہے' انسان کو عبادت کی خاطر پیدا فرمایا گیا لیکن اس میں عبادت کی تعریف بھی داخل ہو گئی۔

فرمایا "ان پڑھ سخی بخیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے" بہت ہی پر لطف بات ہے "ان پڑھ سخی" "ان پڑھ کیوں کہا حالانکہ اس کے مقابل پر بخیل عابد رکھا ہوا ہے۔ یہ دونوں باتیں اگر بہت گہرائی میں اتر کر دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ ان کا برعکس آنحضرت ﷺ پر صادر ہوتا ہے۔ آپ دنیا کے لحاظ سے ان پڑھ تھے لیکن خدا کی نظر میں سخی تھے اور یہ وجہ ہے کہ آپ کی عبادت خدا کے ہاں محبوب اور مقبول ہوئی ہے۔ ہر وہ شخص جو اس تعریف کے بغیر خدا کے حضور عبادت میں حاضر ہوتا ہے اس کی عبادت قبول نہیں کی جاتی۔ (-) ظاہری علم کا نہ ہونا خدا کے حضور سخی ہونے کی راہ میں مانع نہیں ہے۔ پس ظاہری علم کی پرواہ نہ کریں **جو کچھ خدا کے حضور پیش کرنا ہے بہت محبت اور دیانت داری سے جو کچھ حاصل ہے وہ سب کچھ پیش کردیں۔**

میں اس مضمون کو دیکھتا ہوں تو میرے نزدیک یہ مضمون بہت ہی زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ اگر بظاہر یہ بے جوڑ لفظ دکھائی نہ دیتے تو میری نظر اٹکتی بھی نہ۔ بظاہر بے جوڑ باتیں ہیں لیکن ان بے جوڑ لفظوں کے اندر ہی وہ گہرائی موجود ہے جو اور کہیں موجود نہیں۔ آنحضرت ﷺ کو دو وجوہات سے سب دنیا پر فضیلت دی گئی ہے۔ ان پڑھ ہونے کے باوجود خدا کے حضور اپنا سب کچھ پیش کر دیا اور بخل نہیں کیا پیش کرنے میں۔ جو اموال تھے' جو جان تھی' جو دماغ تھا' جو دل تھا' جو بھی استطاعت تھی سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیا اس کے نتیجے میں آپ عبد کہلائے وہ عابد بنے جس کو خدا تعالیٰ عابد قرار دیتا ہے اور یہ عبد بنا کر آپ کو وہ علم عطا کیا جو سب دنیا کا معلم بنا دیا۔ ان پڑھ سے آغاز ہوا ہے اور عبادت کی راہ سے کیا کچھ حاصل کر گئے۔ خدا کے حضور عبد کہلائے' اور خدا کے حضور علم میں اتنی ترقی کی کہ دنیا کے علوم نہ پڑھنے کے باوجود خدا نے بے انتہا دیا۔

اس مضمون کا تعلق سخی سے ہے اگر بندہ (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے اس طرح سخی ہو جائے) کہ جو کچھ ملتا رہا وہ خدا کے حضور ہی پیش کرتے رہے۔ تو اللہ اس سے بڑھ کر سخی کیوں نہ ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کی سخاوت ہے جو اس کے شکور ہونے کا تقاضا ہے اور وہ سخاوت بے انتہا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کو جو لامتناہی مقامات نصیب ہو گئے ہیں وہ اسی حکمت کی وجہ سے تھے کہ آپؐ نے اپنا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اس کو کچھ بھی نہ سمجھا۔ پھر بھی جو تھا پیش کر دیا اللہ نے اس کو اتنی وقعت عطا فرمائی' اتنی عظمت بخشی کہ ایسے شخص سے خدا نے ایک عجیب سلوک فرمایا جو اس کا تھا وہ سب اس کو دے دیا۔ جب آنحضرت ﷺ نے اپنا سب کچھ پیش کر دیا تو اس سے بڑے سخی کا تقاضا کیا تھا کہ وہ اپنا سب کچھ پیش کردے۔ پس دنیا و مافیہا میں آپ کو مقصود بنا دیا ساری کائنات کا مقصود بنا دیا۔ (اگر ہم تجھے پیدا نہ کرتے زمین آسمان بھی پیدا نہ کرتے) کتنا عظیم مضمون ہے جو خدا کی راہ میں سچی سخاوت اختیار کرنے سے اور سچا عجز اختیار کرنے سے انسان کو نصیب ہوتا ہے۔

اب اس سے زیادہ وقت نہیں ہے۔ پس اسی لئے اس حدیث پر اکتفا کرتے ہوئے میں **تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں** اور اس دفعہ میں نے عمداً آپ کے سامنے پیش کرنے کے لئے بہت تھوڑے کوائف چنے ہیں۔ کیونکہ پہلے ہم کوائف میں غرق ہو جایا کرتے تھے اور اکثر سننے والوں کو کچھ پتہ نہیں چلتا تھا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ پچھلے سال میں اتنا ہوا' اس سال میں اتنا ہوا' فلاں جماعتیں آگے' فلاں جماعتیں پیچھے کچھ تو ذکر کرنا پڑے گا مگر اس دفعہ میں نے کوشش کی ہے کہ وعدے وصولیوں کے فرق سب مٹا کر جو مرکزی نقطے ہیں وہ آپ کے سامنے رکھ دوں۔ امید ہے کہ (اللہ نے چاہا تو) سب کو سمجھ آجائے گی۔

اس تمہید کے ساتھ میں تحریک جدید کے دفتر اول سال تریسٹھ (63)' یہ تحریک جدید میں دفاتر ہیں یعنی الگ الگ قربانی کرنے والوں کی نوعیت ایک دوسرے سے جدا کر کے ایک نوعیت کے لوگوں کے الگ رجسٹر ہیں' دوسری نوعیت کے لوگوں کے بعد کے رجسٹر ہیں۔ **تو آغاز سے جنہوں نے قربانیاں کیں' جن کے قربانیوں کے سلسلے ابھی جاری ہیں' ان کو دفتر اول کہا جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے میری والدہ نے بھی مجھے اس میں شامل کر کے یہ اعزاز بخشا اور بہت سے کثرت سے ایسے ہیں جن کے ماں باپ نے ان کو اعزاز بخشا اور وہ آج بھی دفتر اول میں ہیں۔** پھر دفتر دوم کا آغاز ہوا اس کو ترپن (53) سال گذر چکے ہیں۔ دفتر سوم کا آغاز ہوا جس کو تینتیس (33) سال گذر چکے ہیں۔ دفتر چہارم کا آغاز جو خود میں نے ہی کیا تھا اس کو بارہ (12) سال گذر چکے ہیں اب ہم اگلے سال میں داخل ہو رہے ہیں۔

پچھلی دفعہ ستر (70) کچھ ممالک سے رپورٹیں ملی تھیں۔ اس دفعہ خدا کے فضل سے بیاسی (82) ممالک کی طرف سے رپورٹیں ملی ہیں اس میں بھی ترقی ہے۔ وصولی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سولہ لاکھ چونسٹھ ہزار تین سو چالیس پاؤنڈ ہوئی ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے جب اللہ تعالیٰ نے مجھے منصب (امامت) پر فائز فرمایا تو یورپ امریکہ وغیرہ سب کی وصولی اس سے بہت کم تھی۔ پاکستانی روپے کو چھوڑیں کیونکہ اس کی قیمت گر گئی ہے۔ لوگ کہیں گے کہ آپ گری ہوئی قیمت کے روپے کو اضافہ بتا رہے ہیں اس لئے میں اس کا ذکر ہی نہیں کرتا۔ ذکر تو کیا ہے لیکن مختصر۔ جو دنیا کی ویلیوز (Values) یعنی ان کے روپے کی قیمتیں ہیں ان میں ڈالر اور پاؤنڈ کی قیمتیں باوجود گرنے کے اپنی ذات میں مستحکم ہیں اور جو فرق پڑا ہے وہ پاکستانی روپے کے مقابل پر بہت کم فرق پڑا ہے۔ تو اس پہلو سے جہاں تک مجھے یاد ہے کہ ساری دنیا کا چندہ سولہ لاکھ پاؤنڈ نہیں تھا جو آج تحریک جدید کا چندہ ہے یہ پاؤنڈوں میں ہے۔

گذشتہ سال کے مقابل پر یہ وصولی پندرہ لاکھ کی نسبت سولہ لاکھ چونسٹھ ہزار ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ سال کے مقابل پر ایک لاکھ چھپن ہزار کا اضافہ ہے۔ **اس اضافے کا سب سے بڑا سہرا امریکہ کے سر پر سجتا ہے۔ امریکہ نے وقف جدید میں آگے بڑھنے کا وعدہ کیا تھا وہ پورا کر دیا۔** پھر جب تحریک جدید میں سنتے تھے کہ جرمنی آگے ہے' پاکستان آگے ہے' فلاں آگے ہے تو ان کو ایک مہمیز لگتی تھی جیسے گھوڑے کو ایڑ لگائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایم ایم احمد صاحب نے مجھے کہا کہ اس دفعہ ہم کوشش کریں گے کہ تحریک جدید میں بھی آگے بڑھیں۔ تحریک جدید میں ان کا آگے بڑھنے کا انداز یہ ہے کہ ساری دنیا کو اتنا پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ اب ان کے لئے خیال بھی نہیں آسکتا کہ ہم آگے بڑھ کر ان کو پکڑ لیں۔ دو سال پہلے ان کی کل وصولی دو لاکھ پچھتر ہزار تھی اب چھ لاکھ چوراسی ہزار ہو چکی ہے تو ان دو سالوں میں بہت دوڑ لگائی ہے انہوں نے اور (جیسا کہ اللہ نے چاہا) جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم امریکہ کو پکڑ سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے اور بھی زیادہ آگے بڑھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ہم سب کی طرف سے ان کو مبارک باد ہو۔ سب سے آگے بڑھنے والا گھوڑا نکلا۔ پاکستان نے بھی ترقی کی۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جرمنی کو تو ہم نے پیچھے کر کے چھوڑنا ہے آخر کر دیا اور اب اللہ کے فضل سے اتنی ترقی ہے اس دو سال کے اندر کہ جرمنی ان سے بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ مگر جرمنی سے اس کا شکوہ نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس جماعت کے اور بے حد اخراجات ہیں (دعوت الی اللہ) کے اور دوسرے اور وہ متوازن قدم بڑھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے ہیں مگران کی اتنی توفیق ہے ہی نہیں کہ وہ اس مقابلے میں اب شامل ہوسکیں۔ تحریک جدید میں امریکہ اور پاکستان دونوں نے ان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ **مجموعی وصولی کے لحاظ سے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے امریکہ اول' پاکستان دوم' جرمنی تیسری پوزیشن میں ہے' برطانیہ چوتھی پوزیشن میں ہے' کینیڈا پانچویں' انڈونیشیا چھٹی' سوئٹزرلینڈ ساتویں' بھارت آٹھویں' ماریشس نویں' جاپان دسویں اور ناروے گیارہویں پوزیشن میں ہے۔** موازنے کی فہرست جو میں نے پیش کی ہے اس سے پوری سمجھ نہیں آپ کو آسکتی کیونکہ ہرایک کے حالات الگ ہیں' جماعتوں کی تعداد کا بہت بڑا فرق ہے اور اقتصادی حالات ملکوں کے مختلف ہیں۔ اس لئے صرف اول دوم سوم کی حیثیت سے میں نے آپ کو بتادیا ہے تاکہ لوگوں کو خوشی ہو کہ ہم فلاں نمبر پر آئے ہوئے ہیں۔

لیکن جہاں تک فی کس قربانی کا تعلق ہے اس میں حسب سابق سوئٹزرلینڈ نے ابھی بھی اولیت کا جھنڈا اٹھایا ہوا ہے۔ ایک سو تینتیس (133) پاؤنڈ فی کس سوئٹزرلینڈ کے احباب قربانی پیش کر رہے ہیں تحریک جدید میں۔ امریکہ سے ان کی نسبت نہیں ہے کیونکہ امریکہ کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے یہ موازنہ بھی پوری طرح حقیقی قربانی پیش نہیں کرسکتا مگر ایک ایسا ہے جس میں سوئٹزرلینڈ کو فضلیت ملی ہے تو بیان کرنی چاہئے۔ امریکہ کا ہر فرد ایک سو ایک پاؤنڈ پیش کر رہا ہے تحریک جدید میں اور یہ بہت بڑی قربانی ہے۔ جماعت میں جس کثرت سے عامتہ الناس بھی ہیں جن کی معمولی آمدنی ہے ان سب کو شامل کریں تو سوئٹزرلینڈ کے مقابل پر اس کو ایک بہت بڑی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ جاپان جو پہلے اول آیا کرتا تھا وہ اٹھتر (78) پر ہے۔ یہ بھی آج کل کے حالات میں میں سمجھتا ہوں بڑی ہمت ہے۔ برطانیہ جیسا کہ (اللہ نے چاہا) اس دفعہ کچھ اور آگے آیا ہے۔ یہ عبدالخالق صاحب بنگالی جب سے ان کو تحریک جدید کا کام سپرد ہوا ہے اپنے آپ کو تعلقدار لکھنے لگ گئے ہیں اور بڑی محنت کر رہے ہیں ان کی محنت ابھی آگے چلے گی۔ وہ کہتے ہیں وصولی میں کچھ اور بھی کرلوں گا۔ لیکن ان دو سالوں میں' اس سال خصوصیت کے ساتھ بنگالی صاحب نے کام سنبھالا ہے تو برطانیہ کو اچھی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ بیلجیئم چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود انتیسویں (29) پوزیشن میں ہے۔ اب مختصراً وقت کی رعایت سے میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ پاکستان میں لاہور' ربوہ' اسلام آباد' راولپنڈی' حیدر آباد' کوئٹہ' سرگودھا' سیالکوٹ' نارووال' گوجرانوالہ' ساہیوال' اوکاڑہ' نواب شاہ' سانگھڑ' فیصل آباد' خوشاب' پشاور' کراچی' گوجر خان' جہلم اسی ترتیب سے تحریک جدید کی قربانی میں آئے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔

اب ایک اور غم اور خوشی کی ملی جلی خبر ہے۔ پاکستان سے ایک اور (راہ خدا میں جان قربان کرنے) کی اطلاع ملی ہے۔ غم اس لئے کہ اپنا پیارا جب جدا ہو تو غم تو ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو جس طرح (راہ خدا میں قربان ہونے) کی توفیق بخشی ہے وہ ایک بڑا مقام ہے اور مرتبہ ہے۔ میری مراد ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف گھوئینکی ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ ان کے قاتل عنایت شاہ پولیس کی کوشش کی وجہ سے گرفتار ہوئے اور اس پہلو سے میں پولیس کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ پاکستان کے لئے کم ایسا واقعہ ہوا ہے کہ پولیس کے لئے دل سے دعائیں نکلیں لیکن وہاں کے تھانیدار بہت باضمیر انسان معلوم ہوتے ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ ڈاکٹر نذیر صاحب اس علاقے کے لئے بے حد خدمت کرنے والے اور بے حد ہر دلعزیز ہیں اور بہت ہی کوئی خبیث فطرت ہے جس نے ان کو قتل کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے سارے گاؤں کو اور ساتھ کے گاؤں جس کے متعلق شبہ تھا کہ ان میں سے قاتل نکلے گا ان کو اکٹھا کر کے یہ بتادیا کہ دیکھو پولیس کے ہاتھ بڑے سخت ہوتے ہیں یا تو تم خود مخبری کرو' بتاؤ کون ہے ورنہ میں پھر دوبارہ آؤں گا اور پھر میں اپنے سارے حربے استعمال کراؤں گا اور تم سے نکلوا کے چھوڑوں گا اس لئے مخبری کرنے والا بہتر ہے کہ خود ہی مخبری کردے ورنہ ہوسکتا ہے کہ وہ بھی پکڑا جائے۔ چنانچہ اس دھمکی نے جو معنے رکھتی تھی بڑا اثر کیا اور ایک مخبر نے اس بدبخت مولوی کا نام بھیج دیا کہ یہ عنایت شاہ ہے اور یہ اور اس کا بھائی دونوں دراصل طاہر القادری کے مرید ہیں اور انہوں نے ہی ساری شرارت کی ہے۔ اور یہ عجیب مولویت ہے پاکستان میں کہ تقویٰ تو قریب بھی نہیں پھٹکا ہوا' پیسے بھی لے کر بھاگ گئے' رائفل بھی اس سے نکلوالی اور جا کے نہر کے کنارے گولیوں کی بوچھاڑ کر کے شہید کیا

اور اسی نہر میں ڈال دیا۔ مخبر نے جب پولیس کو اطلاع کی تو سیدھا پولیس نے ان کو جا پکڑا اور بعینہ اسی جگہ سے لاش دریافت کرلی اسی طرح ان کو گولیاں لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے اس معاملے میں شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ ان کو ربوہ میں پوری عزت افزائی کے ساتھ جو (ایک راہ خدا میں جان قربانی کرنے والے) کی ہونی چاہئے دفن کیا گیا۔ اور ان کی اولاد میں سب سے بڑے صاحبزادے پینتیس سال کے ہیں اور' اور بھی بچے ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی عنایت کے سائے تلے رکھے۔ اور قاتل کو جو سزا اس دنیا میں ملنی ہے وہ تو ملے گی لیکن مجھے اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ آخرت کی سزا اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی کیونکہ یہ بے حیا لوگ ہیں' پلید ذات ہیں' جب خدا کا نام لے کر ایسی مجرمانہ حرکتیں کرتے اور ساتھ اپنا پیٹ بھی پال رہے ہیں۔ (—) تو سب سے پہلے تو ڈاکٹر نذیر احمد صاحب آف گھوئینکی کی نماز جنازہ غائب جمعہ کے بعد عصر کی نماز کے بعد پڑھوں گا۔ آج عصر کی نماز جمع ہوگی کیونکہ یہ مجبوری ہے۔ سردیوں کی وجہ سے اب دن اتنے چھوٹے ہوگئے ہیں کہ جمعہ ختم ہوتے ہوتے عصر کی نماز کے وقت سے مل جاتا ہے تو جب تک یہ سردیوں کے دن نہ بدلیں آئندہ ظہر کی نمازیں نہیں بلکہ جمعہ کی نمازیں عصر کے ساتھ جمع ہوا کریں گی۔

اب دوسرے ہمارے عزیز دوست بریگیڈئر وقیع الزمان صاحب ہیں ان کے کوائف چھپ چکے ہیں۔ مجھے اس کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ میں مختصراً اتنا کہوں گا کہ ان کی ہمیشہ خواہش ہوا کرتی تھی' مجھ سے ذکر کیا کرتے تھے کہ میں کسی پر بوجھ نہ بنوں۔ اللہ مجھے اس طرح اٹھائے کہ میں کبھی بوجھ نہ بنوں۔ چنانچہ ان کا وصال اس طرح ہوا ہے کہ ہارٹ اٹیک نہیں ہوا بلکہ چلتے چلتے دل خود ہی بند ہوگیا۔ ایسی ملائمت کے ساتھ کہ کوئی بھی اثر چہرے پر کسی تکلیف کا نہیں ہے۔ اخبار پڑھتے پڑھتے وہیں سر جھکا دیا اور میز پر ٹکا دیا۔ اور جب ان کی بیگم نے یہ خیال کیا کہ شاید سوئے ہوئے ہیں' تھک کر سوگئے ہیں' جب قریب جا کر دیکھا تو سانس بند تھا اور فوت ہوچکے تھے۔ یہ ان کی وفات بتا رہی ہے کہ اللہ نے ان کو قبول فرمالیا ہے ورنہ اس طرح نیک خواہش کا اظہار خداتعالیٰ قبول نہیں کیا کرتا جب تک کسی نیک بندے کے دل پر نگاہ نہ ہو اور اسے قبولیت نہ بخشے۔ ان کا انگلستان کے ساتھ ایک گہرا تعلق یہ ہے کہ عزیزہ ساجدہ (-) جنہوں نے ہارٹلے پول کو عزت بخشی' جن کی وجہ سے' ان کے میاں اور ان کی کوششوں کی وجہ سے' ہارٹلے پول میں بڑی زبردست جماعت بنی' بڑے مخلص لوگ ہیں جن کو میں خود اب بھی دیکھ کر آیا ہوں' یہ ان کی بیٹی ہیں۔ قانتہ جو مولوی عبدالمغنی صاحب کی صاحبزادی تھیں ان سے ان کی شادی ہوئی تھی اور بچی کی ولادت پر یا ولادت کے بعد جلد وہ فوت ہوگئی تھیں۔ میں دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ اس بچی کو انہوں نے پالا۔ بہرحال یہ کوائف چھپ جائیں گے۔ چھوٹی موٹی اس میں غلطی آگے پیچھے ہو تو بے معنی بات ہے میں صرف ذکر یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ساجدہ حمید جنہوں نے سارے انگلستان کی جماعت سے دعائیں لی ہیں اور ایک عزت کا مقام ہے وہ ان کی بیٹی تھیں۔ ان کی دوسری شادی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی امتہ المجید سے ہوئی۔ ان سے بھی جتنے بچے ہیں نہایت ہی اعلیٰ تربیت ہے ان کی بہت مخلص' بہت فدائی' **جب میں انگلستان آیا ہوں تو میرے ساتھ جو دو شخص جماعت کی طرف سے نمائندہ تھے ان میں ایک بریگیڈئر وقیع الزمان صاحب تھے اور ایک چوہدری حمید نصراللہ صاحب لاہور کے امیر۔ ان سے جو میرے تعلقات کی باتیں یا ہماری خط و کتابت تھی وہ لمبے مضمون ہیں ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا میں جانتا ہوں کہ بڑے فدائی انسان تھے' بہت ہی بزرگ والد' خوش نصیب ہیں وہ بچے اور خوش نصیب ہے وہ بیوی جن کو وقیع الزمان نصیب ہوئے۔** اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔ نماز عصر کے بعد (اللہ نے چاہا تو) ان کی نماز جنازہ ہوگی۔

(حضرت صاحب نے مکرمہ ساجدہ حمید صاحبہ کے متعلق خطبہ کے دوران ایک دفعہ سہواً فرمایا کہ مکرمہ قانتہ صاحبہ کی بیٹی کی بیٹی تھیں۔ اس پر حاضرین میں سے کسی نے توجہ دلائی تو حضرت صاحب نے فرمایا) آپ نے ٹھیک بتایا ہے قانتہ جو تھیں ان کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تھی۔ دیکھو کتنی بڑی غلطی مجھ سے ہو رہی تھی۔ تو خیالات اور طرف بہہ رہے ہوں تو بعض دفعہ ایسی باتیں جن کا علم بھی ہو وہ بھی وقتی طور پر بھول جاتی ہیں۔ قانتہ جو مولوی عبدالمغنی صاحب کی صاحبزادی تھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سے ان کی شادی ہوئی تھی اور ان کے لئے بھی بہت ہی بہترین خاوند ثابت ہوئے۔ ان کی بچی ساجدہ ہے جس سے قانتہ کے تعلق کی وجہ سے اور بھی زیادہ پیار تھا اور ساری اولاد کہتی ہے کہ بہترین، بہت ہی عظیم والد تھے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور (اللہ نے چاہا تو) ابھی نماز عصر کے بعد ان کی نماز جنازہ ہوگی۔ جمعہ میں عام طور پر بولنا جائز نہیں مگر یہ بولنا مجھے بہت اچھا لگا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

پیر 13-اپریل 1998ء

12-30 چلڈرنز کارنر۔ ناصرات اور اطفال سپورٹس۔
1-35 رات۔ درس کلام الٰہی۔
3-10 رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
4-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ ناصرات اور اطفال سپورٹس۔
5-25 صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-35 صبح۔ اردو کلاس۔
8-15 صبح۔ چینی زبان سیکھئے۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر ناصرات اور اطفال سپورٹس۔
11-25 دوپہر۔ درس کلام الٰہی۔
1-00 دوپہر۔ کوئز پروگرام۔
1-15 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-20 دوپہر۔ اردو کلاس۔
2-55 دوپہر۔ سپورٹس ناصرات سپورٹس ڈے ربوہ
4-30 شام۔ نارو یجیئن زبان سیکھئے۔
7-05 ہومیو پیتھی کلاس۔
8-05 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

منگل 14-اپریل 1998ء

12-25 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-00 رات۔ تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-40 رات۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
4-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-00 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-20 صبح۔ سپورٹس۔ ناصرات۔ سپورٹس ڈے ربوہ۔
7-20 صبح۔ اردو کلاس۔
7-45 صبح۔ تقریر۔ مجیب الرحمٰن صاحب۔
8-15 صبح۔ نارو یجیئن سیکھئے۔
8-50 صبح۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-15 دوپہر۔ پشتو پروگرام۔
12-25 دوپہر۔ تعلیم دین حق۔
1-05 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-10 دوپہر۔ اردو کلاس۔
2-35 دوپہر۔ سیرت حضرت محبوب عالم صاحب۔
3-05 دوپہر۔ طبی معاملات۔
7-15 دوپہر۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-20 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 اردو کلاس۔

بدھ-15-اپریل 1998ء

12-30 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
1-35 رات۔ اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات سید طاہر احمد۔
2-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-05 رات۔ حکایات شیریں۔
4-45 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
5-05 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-10 صبح۔ طبی معاملات۔
6-45 صبح۔ اردو کلاس۔
7-20 صبح۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔
8-40 صبح۔ حکایات شیریں۔
8-50 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-45 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ کلام الٰہی کا صحیح تلفظ۔
12-05 دوپہر۔ ہماری کائنات سید طاہر احمد صاحب۔
12-30 دوپہر۔ ایم ٹی اے ورائٹی۔
1-15 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-20 دوپہر۔ اردو کلاس۔
2-50 دوپہر۔ گفتگو۔
7-10 شام۔ ترجمہ کلام الٰہی۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-30 رات۔ اردو کلاس۔

جمعرات 16-اپریل 1998ء

12-35 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
1-10 رات۔ المائدہ۔
1-35 رات۔ نمائش۔
2-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
4-40 رات۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-10 صبح۔ لقاء مع العرب۔
6-15 صبح۔ کینیڈین پروگرام۔
7-55 صبح۔ اردو کلاس۔
8-45 صبح۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-40 صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
11-20 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ۔ 5-1-1996
12-30 دوپہر۔ نمائش۔
1-05 دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
2-10 دوپہر۔ اردو کلاس۔
3-05 دوپہر۔ کوئز۔ تاریخ احمدیت۔
4-40 دوپہر۔ درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ۔
6-55 شام۔ ہومیو پیتھی کلاس۔
8-10 رات۔ لقاء مع العرب۔
10-25 رات۔ اردو کلاس۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

بقیہ صفحہ 1

سرٹیفکیٹ وغیرہ عطا کئے۔ آخر میں صدر مجلس مشاورت نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا پڑ دن کے قریباً ایک بجے مجلس مشاورت کا اختتام ہوا۔

دار الضیافت کی طرف سے نمائندگان کی دعوت مجلس مشاورت

کے دوسرے روز 28 مارچ 1998ء کی رات کو دار الضیافت کی طرف سے جملہ نمائندگان مجلس مشاورت کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں نمائندگان کے علاوہ مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ کے اراکین عاملہ اساتذہ جامعہ احمدیہ و ناظمین جلسہ سالانہ بھی مدعو تھے مدعوئین کی تعداد ایک ہزار اور خواتین کی 300 تھی۔ مردوں کا انتظام احاطہ لجنہ اماء اللہ میں کیا گیا تھا جبکہ خواتین کی دعوت کا انتظام احاطہ تحریک جدید میں کیا گیا تھا۔ ہر دو جگہ پر دار الضیافت کے انچارج نائب ناظر ضیافت محترم ملک منور جاوید صاحب نے نہایت عمدگی سے انتظامات کئے۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ صدر مجلس مشاورت نے دعا کرائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس مشاورت کے تینوں ایام ایک خاص روحانی ماحول اور کیفیت کا آئینہ دار تھے۔ جملہ نمائندگان نے دعاؤں، ذکر الٰہی، اور تسبیحات میں یہ دن گزارے اور مرکز سلسلہ کی برکتوں سے استفادہ کیا۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ

○ ایریا سٹڈی یورپ کراچی یونیورسٹی نے ایم فل پروگرام (یوروپین سٹڈیز) میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ کم از کم تعلیمی قابلیت ماسٹرز ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم 50 روپے کے عوض ادارہ سے دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 اپریل ہے۔
(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ انسٹی ٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ اکاؤنٹنٹس (پاکستان) نے نئے سیشن میں داخلہ کے لئے ٹیسٹ کی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ ٹیسٹ مورخہ 31 مئی 98ء کو ہوگا۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم بیچلرز ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم کراچی۔ حیدر آباد۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ ملتان۔ فیصل آباد۔ میرپور (آزاد کشمیر) میں واقع ICMAP سینٹرز سے دستیاب ہیں۔ داخلہ ٹیسٹ انگریزی۔ Arithmatic اور جنرل نالج پر مشتمل ہوگا۔
(نظارت تعلیم)

ربوہ سے چنیوٹ کی طرف جانے والی ٹرینوں کے اوقات

		ربوہ آمد	روانگی
سرگودھا تا لاہور	(صبح)	6-10	6-12
چناب ایکسپریس (پشاور تا کراچی)	(صبح)	9-41	9-50
سپر ایکسپریس (سرگودھا تا کراچی)	(شام)	6-10	6-12
لالہ موسیٰ تا فیصل آباد (براستہ ربوہ)	(شام)	8-55	8-58
ماڑی انڈس تا لاہور	(رات)	1-21	1-23

ربوہ سے سرگودھا کی طرف جانے والی ٹرینوں کے اوقات

فیصل آباد تا لالہ موسیٰ (براستہ ربوہ)	(صبح)	6-43	6-45
سپر ایکسپریس (کراچی تا سرگودھا)	(صبح)	9-46	9-48
چناب ایکسپریس کراچی تا پشاور کینٹ	(شام)	5-14	5-16
لاہور تا سرگودھا	(رات)	6-40	6-42
لاہور تا ماڑی انڈس	(رات)	0-48	0-50

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 11 اپریل- 1998ء
موسم: خوشگوار ہے
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

منیٰ (سعودی عرب) میں شیطان کو کنکریاں مارتے ہوئے 150 جاں بحق ہونے والے حاجیوں میں سے 9 کا تعلق پاکستان سے ہے۔ شیطان کو کنکریاں مارنے والوں کا ہجوم گھبرا گیا۔ بھگدڑ سے کمزور اور ضعیف حاجی جمرہ پل پر گر گئے اور کچھ پل کے نیچے میدان میں گرے۔ سیکورٹی فورسز بروقت مداخلت نہ کرتیں تو ہزاروں افراد مارے جاتے۔ حکومت پاکستان نے جاں بحق ہونے والے پاکستانی حجاج کے ورثا کو ایک ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔

بی بی سی کی ایک رپورٹ میں یہ سوال کیا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت اپنے میزائل ایک دوسرے کے خلاف استعمال بھی کر سکیں گے؟ امریکہ اور سویٹ یونین نے اتنے ہتھیار جمع کئے تھے کہ گنتی بھی بھول گئے۔ مگر دونوں کئی مرتبہ چاہنے کے باوجود ایک بھی میزائل استعمال نہ کر سکے۔ جس آدمی کے پاس موٹر سائیکل کے پیسے نہ ہوں وہ بیوی کے زیور بیچ کر مکان گروی رکھ کر گاڑی خرید لے تو کتنے دن جئے گا۔

بھارت نے اپنے دفاعی بجٹ میں 10 فیصد اضافے کا اعلان کر دیا ہے۔

بھارتی فضائیہ کے سربراہ نے کہا ہے کہ "آکاش" میزائل بھارتی سرحدوں پر نصب کیا جائے گا۔ سائنسدان "آکاش" میزائل کو مزید طاقتور بنانے میں مصروف ہیں۔ اور اس کو جلد فوج کے حوالے کر دیا جائے گا۔

افغانستان کے بارے میں اقوام متحدہ کے سفیر لقدر ابراہیمی نے کہا ہے کہ افغان خانہ جنگی دوسرے ملکوں میں پھیل سکتی ہے۔ افغانستان میں اسلحہ کی ترسیل پر پابندی اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک تمام ہمسایہ ممالک تعاون کرتے ہوئے اسلحہ کی سپلائی بند نہ کریں۔

روسی پارلیمنٹ نے بورس یلسن کے نامزد کردہ وزیر اعظم کو پہلی رائے شماری میں مسترد کر دیا ہے۔

امریکہ کے جنوب مشرقی علاقوں میں سمندری طوفان سے 38 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ قوم کو "غوری" جیسی خوش نصیبیاں ملیں گی۔ کالا باغ ڈیم کے بارے میں اللہ بہتر کرے گا۔ بم دھماکوں کے سلسلے میں غیر ملکی ہاتھ کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اخبارات بھی خوف و ہراس پھیلانے والی سرخیاں لگانے سے اجتناب کریں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میزائل پروگرام میں میرا کردار تسلیم نہ کیا گیا تو قوم کو حقائق بتاؤں گی۔ "غوری" کا کریڈٹ نواز شریف کو نہیں جانا چاہئے میں نے اس کا نام "ذوالفقار" تجویز کیا تھا۔ اس کا تجربہ 14۔ اگست 1997ء کو ہونا تھا۔

وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔ کسی عالمی سمجھوتے پر یکطرفہ دستخط نہیں کریں گے۔ جولائی میں پاک بھارت وزراء اعظم کی ملاقات متوقع ہے۔

گورنر ہاؤس کے دروازے عید کے روز عوام کے لئے کھول دیئے گئے تھے۔ سیکورٹی اہلکار لوگوں کو اٹھا اٹھا کر باہر پھینکتے رہے۔ زبردست دھکم پیل ہوئی۔ گورنر ہاؤس میں وزیر اعظم کی موجودگی میں ہلڑ بازی ہوئی۔ وزیر اعظم نے عید ملنے والوں میں 5 سو اور ہزار روپے عیدی تقسیم کی۔ لوگ مسائل سنانے کے لئے وزیر اعظم کے پاؤں پڑتے رہے۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) اور پاکستان مسلم لیگ جونیجو گروپ کے درمیان باقاعدہ انضمام ہو گیا ہے۔ مرکزی رہنماؤں نے اسلام آباد میں معاہدے پر دستخط کئے۔ جس کا اعلان سرتاج عزیز اور اسد جونیجو نے کیا۔ دونوں دھڑے پاکستان مسلم لیگ کہلائیں گے۔

بیت اقصیٰ میں خطبہ

ربوہ۔ 10۔ اپریل 1998۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں خطبہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے دیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور عظمت کا ذکر کیا اور احباب جماعت کو تقویٰ سے کام لینے کی نصیحت کی کیونکہ یہی بارگاہ الٰہی میں قبول کیا جاتا ہے۔

وزیراعظم محمد نواز شریف نے عید کے موقع پر اخبارات دو دن تک شائع نہ ہونے کے حوالہ سے کہا ہے کہ "بڑی خوشی کی بات ہے دو دن سکون رہے گا۔"

خواتین کے لئے ربوہ میں کمپیوٹر سیکھنے کا بہترین موقع

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز- ربوہ میں خواتین کیلئے علیحدہ اوقات میں کمپیوٹر کلاسز کا انتظام موجود ہے- مورخہ 15 اپریل 98 سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں- مختلف ڈپلومہ جات اور شارٹ کورسز میں داخلہ جاری ہے- تجربہ کار لیڈی انسٹرکٹرز طالبات کو جدید ترین کمپیوٹرز پر تعلیم دیں گی- ڈپلومہ اکورس کے دوران بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ بھی سکھائی جاتی ہے- طالبات مزید معلومات بذریعہ فون یا 8 بجے صبح سے 12 بجے تک کالج آ کر حاصل کر سکتی ہیں-

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز، 23- شکور پارک، ربوہ - فون: 212034

نہایت باموقع پلاٹس

- محلہ ناصر آباد (مبارک کالونی) برلب ساہی وال روڈ کمرشل و رہائشی پلاٹس ایک ایک کنال 10- 15 مرلہ کالونی میں اوپن سپیس کے ساتھ ساتھ۔
- 24 کنال زمین دو پختہ سڑکوں کے درمیان (سرگودھا روڈ اور کالووال روڈ کے سنگم میں۔

فیکٹری وغیرہ لگانے کیلئے بہترین موقعہ نیز رہائشی پلاٹس کی صورت میں بھی دستیاب

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش: 211060، 212601 آفس: 212508، 212626

سونے کے سیٹ • کڑے • چوڑیاں
سنگل چوڑی ورائٹی
فینسی جیولرز محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

سکول یونیفارم
نصرت جہاں اکیڈمی اور دوسرے تمام تعلیمی اداروں کے بچوں اور بچیوں کا سکول یونیفارم دستیاب ہے۔
شہزاد گارمنٹس محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212039

شہزاد سیلنگ فین ماڈل 1998ء
سائز: 56" قیمت: 750 روپے
رابطہ: خان سینٹری ورکس ربوہ
PH: 212831

کریسنٹ گریمر اسکول ربوہ
کی تمام برانچز میں نرسری تا دہم (سائنس و آرٹس) میں داخلے شروع ہیں
فون آفس: 213239 فون رہائش: 211477

اکسیر موٹاپا 40/-	ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) 30/-	دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-	زوجام عشق 900/-	اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-	کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-	سفوف اکسیر شوگر 35/-

جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659